شفق غائب نہ ہوتو عشاء کو مغرب کے ساتھ پڑھنا

اس مختصر رسالہ میں: اسلاف کا شفق سے قبل نماز عشاء پڑھنا، شفق سے مراد شفق احمر ہے، بوقت ضرورت جمع بین الصلوتین اور اکابر حنفیہ کی آراء، ضرورت کی بناء پر عدول، تلفیق کی تعریف اور اس کا حکم، جمع بین الصلوتین کی روایتیں، جمع بین الصلوتین کے بارے میں ائمہ کے مسالک اور ان کی شرطیں، دین میں آسانی ہے تنگی نہیں وغیرہ باتیں جمع کی گئی ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: زمزم پبلشرز، کراچی

فہرست ''شفق غائب نہ ہوتو عشاء کو مغرب کے ساتھ پڑھنا''

عرض مرتب	۴
نیند آجانے کا خوف ہوتو شفق غائب ہونے سے پہلے عشاء پڑھ لے	٦
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت قاسم اور حضرت سالم رحمہما اللہ کا شفق غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھنا	٦
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نیند کے غلبہ پر وقت سے پہلے عشاء پڑھنا........	۷
معاویہ رضی اللہ عنہ، عطاء رحمہ اللہ کا شفق غائب ہونے سے قبل عشاء پڑھنا....	۷
حضرت طاوس رحمہ اللہ کا شفق غائب ہونے سے قبل عشاء پڑھنا...........	۸
شفق سے مراد شفق احمر ہے....................	۹
آپ ﷺ کا شفق غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھنا..............	۱۰
بارانی رات میں اسلاف کا شفق غائب ہونے سے پہلے عشاء پڑھنا..........	۱۲
ابن عمر، قاسم اور سالم رضی اللہ عنہم کا شفق غائب ہونے سے قبل عشاء پڑھنا....	۱۲
حضرات ابان، عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب' ابوبکر' اور ابوسلمہ رحمہم اللہ بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے	۱۳
سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے........	۱۳
ابوبکر بن محمد رحمہ اللہ بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا..............	۱۴
بوقت ضرورت جمع بین الصلوتین اور اکابر حنفیہ کی آراء....................	۱۵
ضرورت کی بناء پر عدول....................	۱۹
تلفیق کی تعریف اور اس کا حکم....................	۲۱

خاتمہ: جمع تقدیم وجمع تاخیراور مطلق جمع کی روایتیں....................	۲۲
جمع تقدیم کی روایتیں....................	۲۲
جمع تاخیر کی روایتیں....................	۲۴
مطلق جمع کی روایتیں....................	۲۷
جمع بین الصلوتین کے بارے میں ائمہ کے مسالک اوران کی شرطیں..........	۳۱
ضروری نوٹ......یہ جمع بین الصلوتین نہیں....................	۳۲
عشاء وقت سے پہلے پڑھی جارہی ہے، یہ مسئلہ قابل غور ہے....................	۳۲
دین میں آسانی ہے تنگی نہیں....................	۳۴
خلاصۂ کلام،اوراس عمل پر اکابر کی تائیدات....................	۳۶
اہل بلغار حرج کی راتوں میں مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے........	۳۶
مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری رحمہ اللہ کا فتوی....................	۳۷
ان راتوں میں مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا عشاء کو جلدی پڑھنا..........	۳۷
’’المجلس الاروبی للافتاء والبحوث‘‘ کا فیصلہ....................	۳۷
مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی مدظلہ کی رائے....................	۳۸
مفتی زبیر بٹ صاحب مدظلہ کا عمل....................	۳۸
ائمہ احناف نے تقدیر کی وضاحت نہیں کی....................	۳۹
بعض اہل علم کا اشکال کہ عشاء کو تاخیر سے پڑھنے میں احتیاط ہے..........	۳۹
شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ کا لوگوں کو شفق غائب ہونے سے پہلے عشاء پڑھنے کا منع نہ فرمانا....................	۴۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برطانیہ (کے بعض علاقوں) میں: ۳۰؍مئی سے جولائی کی آخری تاریخ تک تقریبا دو مہینہ سترہ راتوں میں شفق غائب نہیں ہوتی، اور عشا کا وقت نہیں ہوتا، اس لئے فقہاء ایسے ایام میں تقدیر کا اعتبار فرماتے ہیں، پھر تقدیر کے کئی طریقے فقہاء نے بیان کئے ہیں۔

اہل برطانیہ کے لئے یہ ایام بڑے مشکل اس اعتبار سے ہیں کہ: عشاء کی نماز تقریبا گیارہ بجے ہوتی ہے، ظاہر ہے کہ آدمی کو سوتے سوتے بارہ بج جاتے ہیں، کوئی بہت ہی جلدی سونے کا اہتمام کرے تو بھی ساڑھے گیارہ تو ہو ہی جاتے ہیں، پھر فجر چار سوا چار بجے ہے، اس لئے رات کو آرام بہت مشکل سے ملتا ہے، جن حضرات کو صبح جلدی کام پر جانا ہوتا ہے، ان کو اور یہاں کے دینی و دنیوی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات کے لئے ایک بڑی آزمائش ہے۔

ان حضرات کی سہولت کے لئے اگر یہ راستہ اختیار کیا جائے کہ ان ایام میں مغرب کے ساتھ ہی عشاء کی نماز پڑھ لی جائے تو بڑی سہولت ہو جائے گی، ایک تو تقریبا ایک گھنٹہ پہلے آدمی فارغ ہو جاتا ہے، اور دوسرا مسجد سے گھر جانے اور پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد واپس آنے کی مشقت کم ہو جاتی ہے، اور نمازیوں کے لئے آسانی ہو جاتی ہے، چونکہ ویسے بھی وقت عشاء تو ہوتا ہی نہیں تو تقدیر پر عمل کر کے ایک گھنٹہ بعد یا اور کوئی وقت طے کر کے نماز عشاء پڑھی جاتی ہے، اب بجائے گھنٹہ کے دس منٹ کا وقفہ کر دیا جائے کہ اس میں لوگ سنت و نوافل سے فارغ ہو جائیں اور فوراً عشاء کی نماز پڑھ لی جائے، یہ صورت من وجہٍ سہولت اور آسانی کی ہے۔ اور شریعت مطہرہ نے آسانی کا حکم دیا ہے، اور آپ ﷺ نے آسان صورت کو اختیار فرمایا ہے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور اسلاف رحمہم اللہ میں سے بعض حضرات کے بارے میں ایسے آثار مروی ہیں کہ ان حضرات نے شفق کے غائب ہونے سے پہلے یعنی وقت عشاء سے پہلے ہی نماز عشاء پڑھی ہے، ان آثار سے بھی زیر نظر مسئلہ میں مدد لی جائے تو بظاہر کوئی حرج نہیں۔

پھر بارانی رات میں بھی حضرات سلف سے مغرب وعشاء کا جمع کرنا ثابت ہے، ان آثار کو بھی مد نظر رکھا جائے اور امت کی مشکلی میں آسان صورت اختیار کی جائے تو کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے۔

بیشک ہم مقلد ہیں اور ہمیں احادیث سے استنباط کا حق نہیں، مگر علماء احناف کے بعض اکابر نے بھی مجبوری میں جمع بین الصلوتین کی اجازت دی ہے۔

اگر اہل علم اس صورت کے جواز کا فتوی دیں تو رمضان المبارک میں بھی آسانی ہوجاتی ہے، اس طور پر کہ غروب کے بعد کچھ وقت دے دیا جائے تاکہ لوگ افطار اور کھانے سے فارغ ہوجائیں، پھر مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ساتھ ہی پڑھ لی جائیں تو تراویح کے بعد سحری کے لئے بھی کچھ معتد بہ وقت مل سکتا ہے، ورنہ یہاں تراویح کے بعد کس قدر عجلت سے کام لینا پڑتا ہے وہ اہل نظر سے مخفی نہیں۔

بعض لوگوں کے مکانات مسجد سے دور ہوتے ہیں، انہیں مغرب کے بعد گھر جانے پھر آنے وغیرہ کی مشقت سے بھی نجات مل سکتی ہے۔ بعض اور مجبوریاں بھی ہیں۔

اس مختصر رسالہ میں اسی کے متعلق چند باتیں ذکر کی گئی ہیں، امید کہ اہل علم اسے بغور ملاحظہ فرما کر اپنی آراء سے مستفیض فرمائیں گے۔ مرغوب احمد لاجپوری

۲/ربیع الآخر ۱۴۴۴ھ مطابق: ۲۸/اکتوبر ۲۰۲۲ء، جمعہ

نیند آجانے کا خوف ہوتو شفق غائب ہونے سے پہلے عشاء پڑھ لے

(۱)......عن الزهری قال : بلغنی ان ابا هريرة رضی الله عنه قال : من خشی أن ينام قبل صلوة العشاء فلا بأس ان يصلّی قبل أن يغيب الشفق۔

(مصنف عبدالرزاق ص۵٦٦ ج۱، باب النوم قبلها والسهر بعدها ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث: ۲۱۵۰)

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی اس بات کا خوف کرے کہ نماز عشاء سے پہلے سو جائے گا (یعنی نیند آجائے گی) تو کچھ حرج نہیں کہ وہ شفق سے پہلے عشاء کی نماز پڑھ لے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت قاسم اور حضرت سالم رحمہما اللہ کا شفق غائب ہونے سے قبل نماز عشاء پڑھنا

(۲)......عن نافع قال : كان أمراؤنا اذا كانت ليلةٌ مطيرة اَبطَؤوا بالمغرب ، وعجَّلوا العشاء قبل ان يغيبَ الشفق ، فكان ابن عمر يصلّی معهم لا يری بذلک بأسا ،

قال عبيد الله : ورأيت القاسم و سالما يصلّيان معهم فی مثل تلک الليلة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۵۱ ج۲، فی الجمع بين الصلوتين فی الليلة المطيرة ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:٦۳۲۴)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: بارانی راتوں میں ہمارے امراء مغرب کو تاخیر سے اور عشاء کو جلدی شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم رحمہما اللہ کوبھی ان کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا نیند کے غلبہ پر وقت سے پہلے عشاء پڑھنا

(۳)......عن ابن جريج قال : أخبرني نافع انّ ابن عمر رضى الله عنهما : كان لا يبالي أقدّمها أم أخّرها ، اذا كان لا يغلبه النوم عن وقتها۔

(مصنف عبدالرزاق ص۵۵۸ ج۱، باب وقت العشاء الآخرة ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۱۱۸)

ترجمہ:......حضرت بن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے حضرت نافع رحمہ اللہ نے بتلایا کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے وہ کہ عشاء کی نماز کو جلدی سے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے، جبکہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے وہ اس کے وقت میں سوئے نہ رہ جائیں۔

معاویہ رضی اللہ عنہ، عطاء رحمہ اللہ کا شفق غائب ہونے سے قبل عشاء پڑھنا

(۴)......عن عطاء قال : لقد رأيت معاوية رضى الله عنه : يصلّى المغرب ، ثم ما اطوف الا سبعا أو سبعين حتى يخرج فيصلّى العشاءَ ، ولم يغب الشفق ، قال : فكان عطاء يقول : صلّ العشاء قبل ان يغيب الشفق ، قال عطاءٌ : وانى لأطوف أحيانا سبعا بعد المغرب ثم أصلّى العشاء۔

(مصنف عبدالرزاق ص۵۶۰ ج۱، باب وقت العشاء الآخرة ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۱۲۶)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، ابھی میں نے سات چکر طواف کے کئے تھے (راوی کا سبعین کا شک والا جملہ ممکن نہیں) وہ تشریف لائے اور عشاء کی نماز پڑھی، حالانکہ ابھی

تک شفق غائب نہیں ہوئی تھی۔حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:شفق کے غائب ہونے سے پہلے عشاء ادا کرسکتے ہو۔حضرت عطاء رحمہ اللہ (یہ بھی) فرماتے ہیں کہ: میں کبھی مغرب کے بعد طواف کے سات چکر پورا کرتا ہوں اور عشاء کی نماز پڑھ لیتا ہوں۔

حضرت طاؤوس رحمہ اللہ کا شفق غائب ہونے سے قبل عشاء پڑھنا

(۵)......ابراهيم بن ميسرة قال : رأيت طاؤوسا يصلّى المغرب ، ويطوف سبعا ، ثم يركع ركعتين ، ثم يصلّى العشاء الآخرة ثم ينقلب ، قال : وكان بمنى اذا صلى المغرب ركع ركعتين ثم صلّى العشاء الآخرة ثم انقلب ، قال ولا أعلم ذلک الا قبل غروب الشفق۔

(مصنف عبدالرزاق ص۵۵۹ ج۱، باب وقت العشاء الآخرة ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۱۲۳)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت طاووس رحمہ اللہ کو دیکھا کہ:انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر سات چکر کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر عشاء کی نماز پڑھی اور لوٹ گئے۔اور حضرت طاووس رحمہ اللہ منیٰ میں تھے تو آپ نے مغرب پڑھ کر دو رکعتیں پڑھیں، پھر عشاء پڑھ کر لوٹ گئے، (حضرت ابراہیم بن میسرہ رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ: آپ نے شفق غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھی۔

(۶)......عن ابراهيم قال : رأيت طاؤوسا يصلّى المغرب ثم يطوف سبعا واحدا ثم يصلّى العشاء ثم ينقلب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۵۶۰ ج۱، باب وقت العشاء الآخرة ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۱۲۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت طاووس رحمہ اللہ کو دیکھا

کہ: انہوں نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر سات چکر کا ایک طواف کیا پھر عشاء کی نماز پڑھی پھر لوٹ گئے۔

نوٹ:......ان آثار سے کوئی شفق ابیض مراد لے کر یہ اشکال کرسکتا ہے کہ: یہاں شفق ابیض سے پہلے عشاء پڑھی ہوگی، نہ کہ شفق احمر سے پہلے، اس لئے چند آثار وہ بھی نقل کئے جاتے ہیں جن میں شفق احمر کی صراحت ہے۔

شفق سے مراد شفق احمر ہے

(۱)......ان ابن عمر رضی الله عنهما كان يقول: الشفق الحمرة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۵۵۹ ج۱، باب وقت العشاء الآخرة، کتاب الصلوة، رقم الحديث:۲۱۲۲۔

مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۶۴ ج۳، الشفق ما هو ؟ کتاب الصلوة، رقم الحديث:۳۳۸۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: شفق سے مراد شفق احمر ہی ہے۔

(۲)......كان عبادة بن الصامت رضی الله عنه وشداد بن اوس رضی الله عنه : يصلّيان [العشاء] الآخرة اذا ذهبت الحُمرة، قال مكحول : وهو الشفق۔

(مصنف عبدالرزاق ص۵۵۶ ج۱، باب وقت العشاء الآخرة، کتاب الصلوة، رقم الحديث:۲۱۱۱۔

مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۶۴ ج۳، الشفق ما هو ؟ کتاب الصلوة، رقم الحديث:۳۳۸۲)

ترجمہ:......حضرت عبادہ بن الصامت اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما عشاء کی نماز سرخی کے بعد پڑھ لیتے تھے۔ حضرت مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: شفق سے مراد شفق احمر ہی ہے۔

(۳)......عن محمد بن راشد قال : خرجنا مع مكحول الى مكة، قال : فكان ثور

بن يزيد يؤذن له ، فكان يأمره ان لا ينادى بالعشاء حتى يذهب الحُمرة ، ويقول : هو الشفق۔

(مصنف عبدالرزاق ص۵۵۹ ج۱، باب وقت العشاء الآخرة ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث:۲۱۲۱)

ترجمہ:......حضرت محمد بن راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے حضرت مکحول رحمہ اللہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کا سفر کیا- حضرت ثور بن یزید رحمہ اللہ آپ کے مؤذن تھے- حضرت مکحول رحمہ اللہ ان سے فرماتے کہ: عشاء کی اذان شفق احمر سے پہلے نہ دینا، اور فرماتے: شفق سے مراد شفق احمر ہی ہے۔

''طحاوی شریف'' کی ایک روایت سے آپ ﷺ کا بھی شفق کے غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھنا معلوم ہوتا ہے، گرچہ علماء نے اس روایت کی تاویل کی ہے، مگر ایک روایت سے ثبوت تو ہے۔

آپ ﷺ کا شفق غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھنا

(۱)......عن جابر بن عبد الله قال : سأل رجل نبيَّ الله صلى الله عليه وسلم عن وقت الصلوة ، فقال : '' صلّى معى '' فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبح حين تطلُع الفجر ، ثم صلى الظهر حين زاغت الشمس ، ثم صلى العصر حين كان فىء الانسان مثله ، ثم صلى المغرب حين وجبت الشمس ، ثم صلى العشاء قبل غيبوبة الشفق ، ثم صلى الصبح فأسفر ، ثم صلى الظهر حين كان فىء الانسان مثله ، ثم صلى العصر حين كان فى ء الانسان مثله ، ثم صلى المغرب قبل غيبوبة الشفق ، ثم صلى العشاء ، فقال بعضهم : ثلث الليل ، وقال بعضهم : شطر الليل۔

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک صاحب نے نبی کریم

ﷺ سے نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا،تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ نماز پڑھ لو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی جبکہ فجر طلوع ہوئی، پھر ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج ڈھل گیا، پھر عصر کی نماز پڑھائی جب انسان کا سایہ اس کے مثل ہوگیا، پھر مغرب کی نماز پڑھائی جب سورج غروب ہوگیا، پھر عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھائی، (پھر دوسرے دن) فجر کی نماز اسفار میں پڑھائی، پھر ظہر کی نماز پڑھائی جب انسان کا سایہ اس کے ایک مثل ہوگیا (یعنی ایک مثل کے قریب ہونے سے پہلے پہلے)، پھر عصر کی نماز پڑھائی جب انسان کا سایہ ایک مثل ہوگیا، پھر مغرب کی نماز پڑھائی شفق کے غائب ہونے سے پہلے، پھر عشاء کی نماز پڑھائی،بعض فرماتے ہیں کہ: ثلث لیل پر اور بعض فرماتے ہیں آدھی رات پر۔

(طحاوی ص۱۹۰ ج۱، باب مواقیت الصلوۃ ، کتاب الصلوۃ ، رقم الحدیث :۸۷۱۔ مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ ،بیروت)

بارانی رات میں اسلاف کا شفق غائب ہونے سے پہلے عشاء پڑھنا

ابن عمر، قاسم اور سالم رضی اللہ عنہم کا شفق غائب ہونے سے قبل عشاء پڑھنا

(۱)......عن نافع قال : كان أمراؤنا اذا كانت ليلةٌ مطيرة اَبطَؤوا بالمغرب ' وعَجَّلوا العشاء قبل ان يغيبَ الشفق ' فكان ابن عمر يصلّى معهم لا يرى بذلک بأسا ،

قال عبيد الله : ورأيت القاسم و سالما يصلّيان معهم فى مثل تلک الليلة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۵۱ ج۳، فى الجمع بين الصلوتين فى الليلة المطيرة ، كتاب الصلوة ،

رقم الحديث:۶۳۲۴)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: بارانی راتوں میں ہمارے امراء مغرب کو تاخیر سے اور عشاء کو جلدی شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت قاسم اور حضرت سالم رحمہما اللہ کو بھی ان کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲)......عن نافع قال : كان ابن عمر رضى الله عنهما يصلى مع مروان ' وكان مروان اذا كانت ليلةٌ مَطِيرةٌ جمع بين المغرب والعشاء ' وكان ابن عمر رضى الله عنهما يُصلّيهما معه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۵۱ ج۳، فى الجمع بين الصلوتين فى الليلة المطيرة ، كتاب الصلوة ،

رقم الحديث:۶۳۲۸)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مروان کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، مروان بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتا تھا، تو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس کے ساتھ نماز پڑھ لیتے تھے۔

حضرات: ابان، عروہ بن زبیر، سعید بن مسیّب، ابوبکر، اور ابوسلمہ رحمہم اللہ بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے

(۳)......عن هشام بن عروة قال : رأيت أبان بن عثمان يجمع بين الصلوتين فى اللَّيلة المَطير ة : المغرب والعشاء ، فيصليهما معه عروة بن الزبير و سعيد بن المسيب وأبوبكر بن عبد الرحمن ' وأبو سلمة بن عبد الرحمن ، لاينكرونه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۵۱ ج ۴، فى الجمع بين الصلوتين فى الليلة المطيرة ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث: ۶۳۲۶)

ترجمہ:......حضرت ہشام بن عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابان بن عثمان رحمہ اللہ کو بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے ہوئے دیکھا، اور ان کے ساتھ حضرت عروہ بن زبیر، حضرت سعید بن مسیّب، حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن، اور حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رحمہم اللہ نماز پڑھتے تھے، اور یہ سب حضرات اس پر نکیر نہیں فرماتے تھے۔

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے

(۴)......عن عبد الرحمن بن حرملة قال : رأيت سعيد بن المسيب يصلى مع الائمة حين يجمعون بين المغرب والعشاء فى اللَّيلة المَطيرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۵۱ ج ۴، فى الجمع بين الصلوتين فى الليلة المطيرة ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث: ۶۳۲۵)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن حرملہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت سعید بن

مسیّب رحمہ اللہ کو دیکھا کہ وہ ائمہ کے ساتھ اس وقت نماز پڑھ لیتے تھے جب وہ بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرتے تھے۔

ابوبکر بن محمد رحمہ اللہ بارانی رات میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

(۵)......عن أبی مودود عبد العزیز بن أبی سلیمان قال : صلیت مع ابی بکر بن محمد المغرب والعشاء ، فجمع بینهما فی لیلة مَطیرة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۵۱ ج۴، فی الجمع بین الصلوتین فی اللیلة المطیرة ، کتاب الصلوة ،

رقم الحدیث:۶۳۲۷)

ترجمہ:......حضرت ابو مودود عبد العزیز بن ابی سلیمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابو بکر بن محمد رحمہ اللہ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے بارانی رات میں دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔

بوقت ضرورت جمع بین الصلوتین اور اکابر حنفیہ کی آراء

بوقت ضرورت جمع بین الصلوتین کی ہمارے اسلاف حنفیہ نے بھی اجازت دی ہے، چند حوالجات ملاحظہ فرمائیں:

صاحب بحرالرائق کا رجحان جمع بین الصلوتین کے جواز کا معلوم ہوتا ہے،

(۱)......وذهب الشافعی و غیره من الائمة الی جواز الجمع للمسافر بین الظهر والعصر و بین المغرب والعشاء ' وقد شاهدت کثیرا من الناس فی الاسفار خصوصا فی سفر الحج ماشین علی هذا تقلیدا للامام الشافعی فی ذلک الا أنهم یخلون بما ذکرت الشافعیة فی کتبهم من الشروط له ' فأحببت ایرادها ابانة لفعله علی وجهه لمریده ، اعلم أنهم بعد أن اتفقوا علی أن فعل کل صلوة فی وقتها أفضل الا للحاج فی الظهر والعصر فی عرفة ' وفی حق المغرب والعشاء بمزدلفة ۔

(البحرالرائق ص۴۴۱ ج۱، قبیل باب الاذان ، کتاب الصلوة ،مطبوعہ: زکریا بک ڈپو، دیوبند)

عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ: امام شافعی رحمہ اللہ اور دوسرے ائمہ مسافر کے لئے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء میں جمع بین الصلوتین کے جواز کے قائل ہیں، میں نے سفر میں اور خاص کر سفر حج میں بہت سے لوگوں کو امام شافعی رحمہ اللہ کی تقلید کرتے ہوئے دیکھا، گرچہ وہ شوافعیہ کے شروط کا لحاظ بھی نہیں کرتے، میں نے ان کے اس فعل پر نکیر نہیں کی۔ یہ بات جان لینی چاہئے کہ اس پر اہل علم کا اتفاق ہے کہ: ہر نماز کو اپنے اوقات پر پڑھنا ہی افضل ہے، سوائے عرفات میں ظہر اور عصر اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو جمع جائز ہے۔

علامہ طحطاوی رحمہ اللہ بھی بوقت ضرورت جمع کے قائل ہیں:

(۲)......وجوزه الامام الشافعی رضی الله عنه تقدیما و تاخیرا .... وکثیرا ما

يبتلى المسافر بمثله لا سيما الحاج ، ولا بأس بالتقليد كما فى البحر والنهر ، الخ۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۱۷۹، کتاب الصلوۃ ،مطبوعہ: دارالکتب العلمیہ ، بیروت)

اورامام شافعی رحمہ اللہ نے جمع تاخیراور جمع تقدیم کو جائز فرمایا ہے،اورسفرحج میں مسافر کواس کی ضرورت پیش آتی ہے،اوردوسرے ائمہ کی تقلید میں کوئی حرج نہیں،جیسا کہ ’’بحر‘‘ اور’’نہر‘‘میں ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ بھی بوقت ضرورت جمع بین الصلوتین کے جواز کے قائل ہیں:

(۳)......مختارفقیر جوازاست وقت عذروعدم جواز بغیر عذر۔

(مصفی شرح مؤطا۔بحوالہ تالیفات رشیدیہ مع فتاوی رشیدیہ مکمل مبوب ص۲۵۷)

ترجمہ:......فقیر کے نزدیک مختار یہ ہے کہ عذر کے وقت جائز ہےاور بلاعذر جائز نہیں۔

(۴)......شریعت مطہرہ نے مسافرکو جوسہولتیں دی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے (حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ) فرماتے ہیں کہ:

دوسری سہولت ظہروعصراورمغرب وعشاءکوجمع کرنے کی ہے،اورجمع تقدیم بھی جائز ہےاورجمع تاخیر بھی،یعنی ظہر کے وقت میں ظہراورعصرکوجمع کر کے جمع تقدیم کرنایاعصر کے وقت میں ظہراورعصرجمع کر کے جمع تاخیر کرنا،اسی طرح مغرب کے وقت میں مغرب اور عشاءکوجمع کر کے جمع تقدیم کرنایاعشاء کے وقت میں مغرب اورعشاءکوجمع کر کے جمع تاخیر کرنا۔

اوراس کی حکمت یہ ہے کہ اوقات صلوۃ میں یہ بات بیان کی جاچکی ہے کہ نمازوں کے اصل اوقات تین ہیں: فجر،ظہراورمغرب۔اورعصر: ظہرمیں سےاورعشاء: مغرب میں سے

مشتق کی گئی ہے تا کہ ظہر اور مغرب اور مغرب اور فجر میں لمبا فاصلہ نہ ہو جائے، اور تا کہ کاروباری مشغولیت میں اللہ تعالی کی یاد دل سے نکل نہ جائے، اور غفلت کی حالت میں سونا نہ ہو۔ پس ظہر وعصر اور مغرب وعشاء در حقیقت ایک ہی چیز کے دو حصے ہیں، اس لئے بوقت ضرورت ان کو ایک ساتھ پڑھنے کی اجازت دی گئی، مگر آپ ﷺ نے اس پر مواظبت کے ساتھ عمل نہیں فرمایا جیسا کہ قصر مواظبت کے ساتھ کیا ہے۔ پس بلاضرورت جمع کرنا جائز نہیں۔

(۴)......ومنها : الجمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء ، والاصل فيه : ما أشرنا أن الاوقات الاصلية ثلا ثة : الفجر والظهر والمغرب ، وانما اشتُقّ العصر من الظهر ' والعشاء من المغرب ، لئلا تكون المدّة الطويلة فاصلةً بين الذكرين ، ولئلا يكون النوم على صفة الغفلة ' فشرع لهم جمع التقديم والتأخير ، لكنه لم يُواظب عليه ' ولم يَعْزِمُ عليه مثلَ ما فعل فى القصر۔

(رحمۃ اللہ الواسعہ شرح حجۃ اللہ البالغہ ص۵۶۲ ج ۳، باب: ۱۴/معذوروں کی نماز کا بیان)

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ کا کلام

(۵)......قال الراقم : وأذكر أثرين لابن عمر فى الجمع فى هذا الصدد ' فربما يضطر الانسان الى الجمع مخافة فوت احدى الصلوتين فى بعض الأسفار لاسباب كثيرة۔

(معارف السنن ص۴۹۰ ج ۴، باب ما جاء فى الجمع بين الصلوتين ، ابواب السفر ، تحت رقم الحديث:۵۵۵)

علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(۶)......ولا بأس بالتقليد عند الضرورة ، وفی الشامية : ظاهره انه عند عدمها لا يجوز ' وهو أحد قولين ' والمختار جوازه مطلقا ولو بعد الوقوع كما قدمناه فی الخطبة۔

(شامی ص۴۶ ج۲، قبيل باب الاذان ، كتاب الصلوة ، ط : مكتبة دار الباز ، مكة المكرمة)

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں:

(۷)......شامی،طحطاوی وغیرہ نے جمع بین الصلوتین کوضرورت کے وقت مذہب شافعی پر جائز فرمایا ہے۔(جدید فقہی مباحث ص۸۱ ج۱۵)

(۸)......حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ کا فتوی:

سوال:......اگر حالت مرض وسفر وغیرہ میں جمع بین الصلوتین کر لیوے تو جائز ہے یانہیں؟

الجواب:......یہ مسئلہ مقلد کے دوسرے امام کے مذہب پر عمل کرنے کا ہے، تو وقت ضرورت کے جائز ہے عامی کو کہ اس کو سب کو حق جاننا چاہئے ،اگر اپنے امام کے مذہب پر عمل کرنے میں دشواری تو دوسرے امام کے قول پر عمل کر لیوے،اس قدر تنگی نہ اٹھاوے کہ یہ موجب ضرر اور حرج دین کا ہوتا ہے فقط ،یہی مذہب اپنے اساتذہ کا ہے جیسے استاذ اساتذتنا شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔

(تالیفات رشیدیہ مع فتاوی رشیدیہ مکمل مبوب ص۲۵۷،کتاب نماز کے مسائل)

(۹)......حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ کا فتوی:

البتہ ضرورت شدیدہ میں تقلیداً للشافعی جمع کر لینا معہ شرائط مقررہ شافعی جائز ہے۔

(امداد الفتاوی جدید مطول حاشیہ ص۹۹ ج۱۱۔جمع بین الصلوتین کی تحقیق،سوال نمبر:۲۰۶۰)

(۱۰)......حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ کا فتوی:

حنفی کو جمع بین الصلوتین حقیقۃً کرنی جائز نہیں، الا یہ کہ کسی شدید ضرورت کے موقع پر امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک پر عمل کرے تو معذور ہوگا۔

(کفایت المفتی جدید ص۴۸۱ ج ۳۔ دونمازوں کو اکٹھا ایک وقت میں پڑھنا، سوال نمبر: ۱۱۴۸)

ضرورت کی بناء پر عدول

ضرورت کی بناء پر عدول کے جائز ہونے پر اکثر لوگوں کا اتفاق ہے، چنانچہ فقہاء شوافع میں سے زرکشی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے:

(۱)......الثالثة : ان يقصد بتقليده الرخصة فی ما هو محتاج اليه لحاجة لحقته أو ضرورة ، الخ۔ (البحر المحیط ص۳۲۳ ج ۶)

ترجمہ:......تیسری شرط یہ ہے کہ: وہ رخصت کی پیروی ایسی صورت میں کررہا ہو جس میں وہ کسی پیش آمدہ حاجت یا ضرورت کی وجہ سے اس کا محتاج ہو تو یہ صورت بھی جائز ہے۔

علامہ زرکشی رحمہ اللہ ہی نے امام نووی رحمہ اللہ کے فتاوی سے نقل کیا ہے کہ: ان سے کسی مقلدِ مذہب کے بارے میں دریافت ہوا:

(۲)......هل يجوز له ان يقلد غير مذهبه فی رخصة لضرورة ونحوها۔

ترجمہ:...... کیا اس کے لئے ضرورت وغیرہ کی بناء پر دوسرے مذہب کی رخصت کی تقلید جائز ہوگی؟

امام نووی رحمہ اللہ نے اس کا جواب مثبت دیا۔ (البحر المحیط ص۳۲۳ ج ۶)

فقہاء حنفیہ کے یہاں ایسے اقوال بھی صریحاً منقول ہیں جو از راہ ضرورت دوسرے مذہب پر فتوی کو درست قرار دیتے ہیں، اور عملاً ایسے جزئیات بھی موجود ہیں جن سے اس نقطہ کی تائید ہوتی ہے، خاتم الفقہاء علامہ شامی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

(۳)......والحاصل انه اذا اتفق أبو حنيفة وصاحباه على جواب لم يجز العدول عنه الا للضرورة۔

ترجمہ:......خلاصہ یہ ہے کہ امام صاحب اور صاحبین رحمہم اللہ جس جواب پر متفق ہوں اس سے عدول جائز نہیں، البتہ ضرورت کی بناء پر جائز ہے۔

ایک مسئلہ میں علامہ شامی رحمہ اللہ نے علامہ قہستانی رحمہ اللہ سے یہ توجیہ نقل کی ہے:

(۴)......وان لم يكن مذهبنا فان الانسان يعذر فى العمل به عند الضرورة۔

ترجمہ:...... گویہ ہمارا مذہب نہیں، مگر آدمی ضرورت کے مواقع پر اس پر عمل کرنے میں معذور ہے۔ (شامی ص۲۲۰ ج۳)

تلفیق کی تعریف اوراس کاحکم

ضرورۃً دوسرے مسلک پرعمل کرنا جائز ہے،اس کوتلفیق نہیں کہا جائے گا۔تلفیق اور ہےاور بوقت ضرورت دوسرے مسلک پرعمل کرنا جائز ہے، جیسا کہ گذر چکا، اوراکابر کی آراءبھی نقل کی گئیں۔ یہاں مختصرطور پرتلفیق کے بارے میں چند باتیں لکھی جاتی ہیں:

تلفیق کی تعریف ہے:......تلفیق کسی عمل کو چند مذاہب کے مابین جمع کرکےاس طرح کرنا کہ ان مذاہب میں سے کسی بھی مذہب کے مطابق اس عمل کی صحت ممکن نہ ہو۔

(۱)......التلفيق : هو القيام بعمل يجمع فيه بين عدة مذاهب حتى لا يمكن اعتبار هذا العمل صحيحا فى أى مذهب من المذاهب۔(لغۃ الفقہاء ص۱۴۴)

یہ بھی تعریف کی گئی ہے:خواہشات نفسانی کی اتباع میں رخصتوں کوتلاش کرنا۔

(۲)......التلفيق : هو تتبع الرخص عن هوى۔(لغۃ الفقہاء ص۲۳۶)

تلفیق بالاجماع باطل ہے،اورعمل کرنے کے بعدتقلید سے رجوع کرلینا بالاتفاق باطل ہے۔

(۱)......ان حكم الملفق باطل بالاجماع ' وأن الرجوع عن التقليد بعد العمل باطل اتفاقا۔(شامی ص۱۷۷ج۱، المقدمة ، قبل كتاب الطهارة ، ط : مكتبة دارالباز ، مكة المكرمة)

نوٹ:......تلفیق کی تفصیل کے لئے دیکھئے!مقدمہ فتاوی قاسمیہ ص۲۰۱ج۱،الفصل السابع' مسئلہ تلفیق پرمدلل بحث۔

خاتمہ: جمع تقدیم وجمع تاخیر اور مطلق جمع کی روایتیں

خاتمہ میں جمع تقدیم وجمع تاخیر اور مطلق جمع کی روایتیں بھی نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں:

جمع تقدیم کی روایتیں

(۱)......عن معاذ بن جبل : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فی غزوة تبوک اذا زاغتِ الشمسُ قبل ان یرتحِلَ جمع بین الظهرو العصر' واِن یرتَحِل قبل ان تزیغ الشمسُ اخّر الظهرَ حتی ینزلَ للعصر' وفی المغرب مثلَ ذلک : اِن غابتِ الشمسُ قبل ان یرتحِل جمع بین المغرب و العشاء' واِن یرتحِل قبل ان تغیب الشمس اخّر المغربَ حتی ینزل للعشاء' ثم جمع بینهما۔

(ابوداؤد، باب الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۱۲۰۸)

ترجمہ:......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں تشریف فرما تھے، جب سفر سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ ﷺ ظہر اور عصر کو جمع فرمالیتے، (اور جمع تقدیم فرماتے) اور اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع فرمادیتے تو ظہر کو مؤخر فرمادیتے یہاں تک کہ عصر کے لئے (سواری سے) اترتے (اور ظہر اور عصر اکٹھا ادا فرماتے) اور مغرب میں اسی طرح کرتے کہ اگر سفر سے پہلے سورج غروب ہوجاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے، (اور جمع تقدیم فرماتے) اور سورج غروب ہونے سے پہلے سفر شروع فرماتے تو مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ (سواری سے) عشاء کے لئے اترتے پھر دونوں کو جمع فرماتے۔

(۲)......عن عکرمة وعن کریب ان ابن عباس رضی الله عنهما قال : ألا أحدِّثُکم عن صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی السفر ؟ قال : قلنا : بلی ، قال : کان

اذا زاغت الشمسُ فی منزله جمع بین الظهر والعصر قبل أن یَرْکَبَ ' واذا لم تَزِغْ له فی منزله سار حتی اذا حانت العصر نزل ، فجمع بین الظهر والعصر' واذا حانت المغرب فی منزله جمع بینها وبین العشاء ' واذا لم تحن فی منزله رکب حتی اذا حانت العشاء نزل فجمع بینهما۔ (مسند احمد ص ۴۳۴ ج ۵، رقم الحدیث :۳۴۸۰)

ترجمہ:......حضرت عکرمہ اور حضرت کریب رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ: کیا میں تمہیں آپ ﷺ کی سفر کی نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور بتلایئے! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: نبی کریم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اگر اپنی منزل ہی پر سورج ڈھل جاتا تو سفر سے پہلے ظہر اور عصر کو جمع فرمالیتے، (یعنی جمع تقدیم فرمالیتے) اور اگر سفر سے پہلے سورج ڈھل نہ جاتا تو آپ سفر شروع فرمادیتے، یہاں تک کہ عصر کا وقت قریب ہوتا تو (سواری سے) اتر کر ظہر اور عصر کو جمع فرماتے، اور مغرب کے وقت میں سفر سے پہلے سورج غروب ہوجاتا تو مغرب اور عشاء دونوں کو جمع فرماتے، (یعنی جمع تقدیم فرماتے) اور اگر سفر سے پہلے سورج غروب نہ ہوتا تو سفر شروع فرمادیتے اور عشاء کے قریب (سواری سے) اتر کر مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔

(۳)......عن انس رضی الله عنه : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم ارتحل۔

(توضیح السنن شرح آثار السنن ص ۵۱۰ ج ۲، باب جمع التقدیم فی السفر ، رقم الحدیث :۸۵۲)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سورج ڈھل جاتا تو ظہر اور عصر کو جمع فرماتے پھر سفر (شروع) فرماتے۔

جمع تاخیر کی روایتیں

(۱)......انّ ابن عمر رضی الله عنهما : كان اذا جدّ به السَّيُر ، جمع بين المغرب والعشاء ، بعد ان يغيب الشفق ، و يقول : اِنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا جدّ به السير ، جمع بين المغرب والعشاء۔

(مسلم ص۲۴۵، باب جواز الجمع بين الصلوتين في السفر ، رقم الحديث :۷۰۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ: جب انہیں سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب اورعشاء کوشفق کے غائب ہونے کے بعد جمع کر کے پڑھتے ، اور فرماتے کہ: رسول اللہ ﷺ کوبھی جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اورعشاء کو جمع فرماتے۔

(۲)......عن انس رضی الله عنه قال : كان النبی صلى الله عليه وسلم أذا اراد ان يجمع بين الصلوتين فی السفر ، اخّر الظهر حتى يدخل اوّل وقت العصر ، ثم يجمع بينهما۔ (مسلم ص۲۴۵، باب جواز الجمع بين الصلوتين فی السفر ، رقم الحديث :۷۰۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ جب سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عصر کا شروع وقت داخل ہوجاتا، پھر دونوں (ظہر اور عصر کی نمازوں) کو جمع فرماتے۔

(۳)......عن انس رضی الله عنه : عن النبی صلى الله عليه وسلم اذا عَجّل عليه السفر ، يؤخّر الظهر الى اوّل وقت العصر ، فيجمع بينهما ، ويؤخِّر المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء ، حين يغيب الشّفق۔

(مسلم ص۲۴۵، باب جواز الجمع بين الصلوتين فی السّفر ، رقم الحديث :۷۰۴)

ترجمہ:......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو ظہر کو عصر کے شروع وقت تک مؤخر فرماتے ، پھر دونوں (ظہر اور عصر کی نمازوں) کو جمع فرماتے ، اور مغرب کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ اس کو اور عشاء کو شفق کے غائب ہونے کے بعد جمع فرماتے۔

(۴)......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال : رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اعجله السیر فی السّفر یؤخّر المغرب حتی یجمع بینها وبین العشاء قال سالم : وکان عبد الله یفعله اذا أعجله السیر۔

(بخاری، باب یصلّی المغرب ثلا ثا فی السّفر ، رقم الحدیث :۱۰۹۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر میں جلدی روانہ ہونا ہوتا تو مغرب کو مؤخر فرما دیتے یہاں تک کہ اس کو عشاء کے ساتھ جمع فرماتے۔

حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر میں جلدی روانہ ہونا ہوتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتے۔

(۵)......عن جابر : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم غابت له الشمس بمکة فجمع بینهما بسرف۔ (ابوداؤد، باب الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۱۲۱۵)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف فرما تھے اور سورج غروب ہوگیا، (مگر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز نہیں پڑھی، اور مقام) سرف میں جا کر (عشاء کے ساتھ) جمع فرمائی۔

(٦)......عبد الله بن دینار قال : غابت الشمس وانا عند عبد الله بن عمر ‘ فسِرنا

فلمّا رأيناه قد أمسى ، قلنا : الصلاة ، فسار حتى غاب الشفق وتَصَوَّبَتِ النُّجومُ ، ثم انه نزل فصلى الصلا تين جميعا ، ثم قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جدّ به السَّيْر صلّى صلا تى هذه ، يقول : يجمع بينهما بعد ليل ،

قال ابوداؤد : رواه عاصم بن محمد عن أخيه عن سالم ، و رواه ابن ابى نجيح عن اسماعيل بن عبد الرحمن بن ذُؤيب : ان الجمع بينهما من ابن عمر كان بعد غيوب الشفق۔ (ابوداؤد، باب الجمع بين الصلوتين ، رقم الحديث :۱۲۱۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: سورج غروب ہوگیا اور میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا، پس ہم روانہ ہوئے اور جب ہم نے دیکھا کہ رات ہوگئی تو ہم نے ان سے نماز کے لئے کہا، وہ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی اور ستارے چمکنے لگے، تب آپ اترے اور دونوں نمازوں کو جمع کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ: جب آپ ﷺ کو جلدی ہوتی تو اسی طرح نماز پڑھتے جس طرح میں نے پڑھی۔ راوی فرماتے ہیں کہ: دونوں نمازوں کو رات شروع ہونے کے بعد جمع کرتے۔

(۷)......عن عطاء قال : أقبل ابن عباس من الطائف فأخّر صلاة المغرب ، ثم نزل فجمع بين العشاء والمغرب۔

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما طائف کے سفر سے واپس تشریف لائے تو آپ نے مغرب کو مؤخر کیا، پھر (سواری سے) اترے اور عشاء ومغرب کو جمع فرمایا۔

(۸)......مالک بن مِغْوَل قال : سألت عطاء عن تأخير الظهر والمغرب فى السفر؟

فلم یر به بأسا۔

ترجمہ:...... حضرت مالک بن مغول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سفر میں ظہر اور مغرب کی تاخیر کے بارے میں سوال کیا' تو وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(۹)......عن زید ابی اسامة قال : سألت مجاهدا عن تأخیر المغرب و تعجیل العشاء فی السفر؟ فلم یر به بأسا۔

ترجمہ:...... حضرت زید ابواسامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے سفر میں مغرب کی تاخیر اور عشاء کو جلدی پڑھنے کے بارے میں سوال کیا' تو وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۵ ج ۵، من قال: یجمع المسافر بین الصلوتین ، رقم الحدیث : ۸۳۱۸/۸۳۲۷/۸۳۲۸)

مطلق جمع کرنے کی روایتیں

(۱)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجمع بین صلوة الظّهر والعصر اذا کان علی ظهر سیرٍ ، ویجمع بین المغرب و العشاء۔(بخاری، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء ، رقم الحدیث :۱۱۰۷)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کو جمع فرماتے جب سواری پر سفر فرماتے، اور مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

(۲)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : کان النبی صلی الله علیه وسلم یجمع بین صلاة المغرب والعشاء فی السّفر۔

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔

(بخاری، باب الجمع فی السّفر بین المغرب والعشاء، رقم الحدیث :۱۱۰۸)

(۳)......عن معاذ قال : خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى غزوة تبوک ' فكان يصلّى الظّهرَ والعصر جميعا ' والمغرب والعشاء جميعا۔

(مسلم ص۲۴۶، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر، رقم الحدیث :۷۰۶)

ترجمہ:......حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک کے لئے نکلے، آپ ﷺ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

(۴)......ابن عباس : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين الصلاة فى سفرة سافرها فى غزوة تبوک ' فجمع بين الظهر والعصر ' والمغرب والعشاء۔

(مسلم، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر، رقم الحدیث :۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے سفر میں (دو) نمازوں کو جمع کرکے پڑھا، آپ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

(۵)......عن عبد الله بن شقيق ' قال : خطبنا ابن عباس يوما بعد العصر حتى غربت الشمس وبدتِ النُّجوم ' وجعل النّاس يقولون : الصلاة الصلاة قال : فجاءه رجل من بنى تميم ' لا يفتُرُ ولا يَنْثَنِى : الصلاة ' الصلاة ، فقال ابن عباس : اَتُعلِّمُنِى بالسنة ؟ لا اُمَّ لک ، ثم قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع بين الظهر والعصر ' والمغرب والعشاء ، قال عبد الله بن شقيق : فحاک فى صدرى من ذلک

شیء ، فأتیت أبا ھریرۃ ‘ فسألته ‘ فصدّق مقالتَه۔

(مسلم ص۲۴۶، باب الجمع بین الصلوتین فی الحضر ، رقم الحدیث :۷۰۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک دن عصر کے بعد ہمیں وعظ فرمایا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا‘ اور ستارے روشن ہوگئے ، لوگ نماز نماز پکارنے لگے، (راوی) فرماتے ہیں کہ: بنوتمیم کا ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بغیر دم لئے اور بغیر رکے مسلسل نماز نماز کی رٹ لگاتا رہا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیری ماں مرجائے کیا تو مجھے سنت سکھاتا ہے، پھر فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے دل میں یہ بات کھٹکی تو میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا‘ اوران سے پوچھا تو انہوں نے (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی) بات کی تصدیق فرمائی۔

(۶)......عن ابن عمر قال : ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بین المغرب والعشاء قطُّ فی السفر الا مرّۃً۔(ابوداؤد، باب الجمع بین الصلوتین ، رقم الحدیث :۱۲۰۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ سفر میں کبھی بھی مغرب اور عشاء کو جمع نہیں فرماتے تھے، سوائے ایک مرتبہ کے۔

(۷)......عن مجاھد وسعید ابن جبیر وعطاء بن ابی رباح وطاؤس : اخبروہ عن ابن عباس انّه اخبرھم انّ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء فی السفر‘ من غیر ان یُعجِلَهُ شیء ‘ ولا یطلُبه عدوٌّ ‘ ولا یخاف شیئا۔

ترجمہ:......حضرت مجاہد' حضرت سعید بن جبیر' حضرت عطاء بن ابی رباح اور حضرت طاؤس رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتلایا کہ: رسول اللہ ﷺ سفر میں مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے بغیر کسی عجلت اور بغیر کسی دشمن کے خطرہ اور بغیر کسی خوف کے۔(ابن ماجہ، باب الجمع بين الصلوتين فى السفر ، رقم الحديث :١٠٦٩)

(۸)......عن عبد الله بن مسعود : ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يجمع بين الصلوتين فى السفر۔

(طحاوی ص۲۰۶ ج۱، باب الجمع بين الصلوتين كيف هو ؟ رقم الحديث :٩٣١)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ سفر میں دونمازوں کو جمع فرماتے تھے۔

(۹)......عن عمر و بن شعيب عن ابيه عن جده قال : جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الصلوتين فى غزوة بنى المصطلق۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۵ ج۵،من قال: يجمع المسافر بين الصلوتين، رقم الحديث :٨٣٢٩)

ترجمہ:......حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنوالمصطلق میں دونمازوں کو جمع فرمایا۔

(۱۰)......عن حبيب بن شهاب ' عن ابيه ' عن ابى موسى قال : صحبتُه فى السفر ' فكان يجمع بين الظهر والعصر ' وبين المغرب و العشاء۔

ترجمہ:......حضرت حبیب بن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں صحبت کا شرف ملا ہے،آپ ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرتے تھے۔

(۱۱)......عن ابی عثمان قال : سافرت مع اسامة بن زید و سعید بن زید ' فکانا یجمعان بین الظھر والعصر ' و المغرب والعشاء۔

ترجمہ:......حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید رحمہما اللہ کے ساتھ سفر کیا (تو میں نے دیکھا کہ) وہ دونوں حضرات ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرتے تھے۔

(۱۲)......عن عبد الجلیل بن عطیة قال : سافرت مع جابر بن زید ' فکان یجمع بین الصلاتین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۳ ج۵، من قال: یجمع المسافر بین الصلوتین ، رقم الحدیث : ۸۳۲۲/۸۳۲۱/۸۳۲۰)

ترجمہ:......حضرت عبد الجلیل بن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت جابر بن زید رحمہ اللہ کے ساتھ سفر کیا، (تو میں نے دیکھا کہ) آپ دونمازوں کو جمع کرتے تھے۔

جمع بین الصلوتین کے بارے میں ائمہ کے مسالک اوران کی شرطیں

اس پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر کے جمع بین الصلوتین جائز نہیں، البتہ ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک عذر کی صورت میں جمع بین الصلوتین جائز ہے۔ پھر عذر کی تفصیل میں یہ اختلاف ہے کہ شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک سفر اور مطر (یعنی بارش) عذر ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک مرض (بیماری) بھی عذر ہے۔ پھر سفر میں امام شافعی رحمہ اللہ پوری مقدار سفر کو عذر قرار دیتے ہیں، جبکہ امام مالک رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں کہ: جمع بین الصلوتین صرف اس وقت جائز ہے جب مسافر حالت سیر میں ہو، اور اگر کہیں ٹھہر گیا' خواہ ایک ہی دن کے لئے ہو تو وہاں جمع جائز نہیں، بلکہ امام مالک رحمہ اللہ کی ایک روایت یہ ہے کہ

مطلق حالت سیر بھی کافی نہیں، بلکہ جب کسی وجہ سے تیز رفتاری ضروری ہو تب جمع جائز ہوگی ورنہ نہیں۔

پھر ان سب حضرات کے نزدیک جمع تقدیم بھی جائز ہے اور جمع تاخیر بھی۔جمع تاخیر کے لئے ان کے نزدیک شرط یہ ہے کہ پہلی نماز کا وقت گذرنے سے پہلے پہلے جمع کی نیت کرلی ہو،اور جمع تقدیم کے لئے شرط یہ ہے کہ پہلی نماز ختم کرنے سے پہلے پہلے جمع کی نیت کرلی ہو،اس کے بغیر جمع جائز نہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جمع بین الصلوتین حقیقی صرف عرفات اور مزدلفہ میں مشروع ہے،اس کے علاوہ کہیں بھی جائز نہیں،اوراس میں عذر کے پائے جانے کا بھی کوئی اعتبار نہیں،البتہ جمع صوری جائز ہے،جسے ''جمع فعلی'' بھی کہتے ہیں۔

ضروری نوٹ...... یہ جمع بین الصلوتین نہیں

نوٹ:...... یہ روایتیں اس لئے لکھی گئی ہیں کہ بعض حضرات یہاں برطانیہ میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھنے کو جمع کہتے ہیں، حالانکہ یہ جمع نہیں، اس لئے جمع بین الصلوتین تو اس وقت ہے جب کہ نماز کا حقیقی وقت ہوتا ہو پھر کسی عذر سے دونمازوں کو جمع کیا جائے، یہاں تو عشاء کا وقت ہوتا ہی نہیں، اس لئے اسے جمع کہنا بھی مشکل ہے، یہ تو اپنے وقت پر ہی ہے، ہاں اتنا ہے کہ عامۃً لوگ گھنٹہ کا وقفہ کرتے ہیں اور یہاں مغرب اور عشاء ساتھ پڑھنے والے کم وقفہ کرتے ہیں، ہیں دونوں ہی تقدیری صورت پر عمل کرنے والے۔

عشاء وقت سے پہلے پڑھی جارہی ہے، یہ مسئلہ قابل غور ہے

دوسری بات بہت قابل غور ہے کہ: ان ایام میں تو شفق غائب نہیں ہوتی، اور بعض لوگ مغرب وعشاء کو ساتھ پڑھتے ہیں، مگر ان ایام سے پہلے اور بعد میں تقریبا چار پانچ ہفتے

ایسے ہیں کہ یہاں شفق غائب ہوتی ہے اور عشاء کا وقت ہوتا ہے، مگر لوگ نماز عشاء وقت سے پہلے پڑھ لیتے ہیں، اس کی بہت فکر کرنی چاہئے، جن ایام میں شفق غائب نہیں ہوتی ان میں کسی وقت بھی عشاء پڑھ لی جائے تو انشاء اللہ کوئی حرج نہ ہوگا، مگر جب عشاء کا وقت ہو رہا ہے اور پھر نماز کو جلدی پڑھنا؟ یہ قابل تنقید اور قابل غور مسئلہ ہے۔

ہمارا رویہ عجیب ہے گنجائش والے عمل پر تنقید اور مخالفت کی جاتی ہے، اور صریح عدم جواز پر سکوت بلکہ عملی شرکت، **عجبا لاھل العلم ، واعجباہ۔**

بعض حضرات علماء کی کسی جماعت کی اتباع کا دعوی تو کرتے ہیں، مگر ان کا عمل اس کے خلاف ہے، مثلا علماء کی ایک جماعت کے نزدیک اس وقت عشاء کا وقت پونے گیارہ کے بعد شروع ہوتا ہے مگر ان کی اتباع کا دعوی کرنے والے اس وقت سے پہلے ہی عشاء کی نماز پڑھ رہے ہیں۔

دین میں آسانی ہے تنگی نہیں

قرآن وحدیث سے یہ امر مسلم ہے کہ دین میں آسانی اور سہولت کا پہلو مطلوب ہے، اور مشکلی اور سختی معیوب ہے، اور آسانی والی رخصت پر عمل مطلوب ہے۔ اس لئے ان ایام میں جن میں شفق غائب نہیں ہوتی اور عشاء کا وقت ہوتا ہی نہیں، ان ایام میں اگر معمولی وقفہ کے بعد بھی عشاء پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں، بلکہ اس میں امت کے لئے آسانی اور سہولت کا پہلو ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

(۱)......يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ (پ:۲/، سورۂ بقرہ، آیت نمبر:۱۸۵)

ترجمہ:......اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتے ہیں۔

(۲)......وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔ (پ:۱۷/، سورۂ حج، آیت نمبر:۷۸)

ترجمہ:......اور تم پر دین کے معاملے میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔

(۳)......مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ۔ (پ:۶/، سورۂ مائدہ، آیت نمبر:۶)

ترجمہ:......اللہ تعالیٰ تم پر کوئی تنگی مسلط کرنا نہیں چاہتے۔

(۴)......بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم ابا موسى ومعاذ بن جبل الى اليمن، قال: وبعث كلّ واحد منهما على مِخْلاف، قال: واليمن مِخلافانِ، ثم قال: يسّرا ولا تعسّرا، وبشّرا ولا تنفّرا، الخ۔ (بخاری، باب بَعْثِ أبي موسى و معاذبن جبل الى اليمن قبل حجة الوداع، كتاب المغازى، رقم الحديث: ۴۳۴۱/۴۳۴۲)

ترجمہ:......رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو یمن کی طرف بھیجا، اور ان میں سے ہر ایک کو مختلف ضلعوں میں بھیجا، راوی فرماتے ہیں کہ: یمن میں دو اضلاع ہیں، پھر ارشاد فرمایا: تم دونوں آسانی کرنا اور مشکل میں نہ ڈالنا،

اور بشارت دینا اور لوگوں کو متنفر نہ کرنا۔

نوٹ:...... یہ روایت مختلف الفاظ سے کتب احادیث میں مروی ہے، ''مسلم شریف'' کی روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں:

(ا)......بشّروا ولا تنفّروا، و يسّرا ولا تعسّروا۔

(ب)......يسّرا ولا تعسّرا، وبشّرا ولا تنفّرا، و تطاوعا ولا تختلفا۔

(ج)......يسّرا ولا تعسّرا، وسكنوا ولا تنفّرا۔

(مسلم، باب فی الامر بالتیسیر و ترک التنفیر، کتاب الجهاد والسير، رقم الحدیث: ۱۷۳۲/۱۷۳۳/۱۷۳۴)

فقہاء کرام رحمہم اللہ نے ان آیات اور احادیث سے یہ قواعد مستنبط کئے ہیں:

(ا)......والحرج مدفوع ۔(حرج کو ختم کیا گیا ہے)۔

(شامی ص۲۸۶ ج۱، مطلب : فی ابحاث الغسل ، کتاب الطهارة، ط: مکتبہ دار الباز، مکۃ المکرّمہ)

(۲)......والمشقة تجلب التيسير۔(مشقت آسانی اور سہولت کو لاتی ہے)۔

(الاشباہ والنظائر ص۶۴، القاعدة الرابعة : المشقة تجلب التيسير)

(۳)......اذا ضاق الامر اتسع حكمه۔ جب معاملہ میں تنگی ہوتو کشادگی پیدا ہوتی ہے۔

(القواعد الفقھیہ ص۹۰، القاعدة الخامسة : الامر اذا ضاق اتسع)

(۴)......الضرورات تبيح المحظورات۔(ضرورتیں محظورات کو مباح کردیتی ہیں)۔

(الاشباہ والنظائر ص۷۳، القاعدة الرابعة : المشقة تجلب التيسير۔ القواعد الفقھیہ ص۷۳، القاعدة الاولى : الضرورات تبيح المحظورات)

(۵)......الضّرر يُزَال۔(ضرر کو دفع کیا جائے گا)

(نور البصائر شرح الاشباہ والنظائر ص۴۲۸ ج۱، القاعدة الخامسة : الضّرر يزال)

خلاصۂ کلام، اوراس عمل پر اکابر کی تائیدات

خلاصہ یہ ہے کہ ان ایام میں عشاء کی نماز کومغرب کے بعد مختصر وقفہ میں کہ آدمی سنت و اوابین پڑھنا چاہے تواس سے فارغ ہوجائے اورفوراعشاء کی نماز پڑھ لی جائے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

اہل بلغارحرج کی راتوں میں مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے

اہل بلغاراس طرح کے حرج کی وجہ سے مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے، شیخ احمد بن فضلان رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ میں اس کی وضاحت فرمائی ہے، موصوف جب بلغارآئے اورعشاء کا انتظارکررہے تھے، جب مؤذن کی آوازسنی تواپنی رہائش گاہ سے باہر آئے دیکھا توفجرطلوع ہوچکی ہے، تو مؤذن سے پوچھا: آپ نے کون سی نماز کے لئے اذان کہی؟ مؤذن نے جوابا کہا: فجرکی، موصوف نے پوچھا: عشاء کا کیا ہوا؟ مؤذن نے کہا ہم توعشاء کی نمازمغرب کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں۔

’’قال أحمد بن فضلان فی رسالته : أنّه لمّا قدم بُلغار دخل فی اوّل لیلة باتوا بها قبّته المضروبة له ' ومعه خیّاط کان للملک من أهل بغداد لیتحدّثا ' قال : فتحدثنا مقدار ما یقر الانسان نصف ساعة ، ونحن ننتظر أذان العشاء ' فاذا بالاذان ' فخرجنا من القُبّة ' وقد طلع الفجر ' فقلت للمؤذن : أیّ شیء أذَّنْتَ ؟ قال : الفجر ' قلت : فعشاء الأخیرة ؟ قال : نُصلِّیها مع المغرب‘‘۔

(ناظورة الحق فی فرضیة العشاء وان لم یغب الشفق ص۳۸٦، مطلب : مدینة بلغار، مطبوعہ: اسطنبول)

مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری رحمہ اللہ کا فتوی

میں نے حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری رحمہ اللہ سے باٹلی میں خود یہ سوال کیا تھا کہ: حضرت یہاں بعض مہینوں کی راتوں میں شفق غائب نہیں ہوتی، ان راتوں میں مغرب کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ سکتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا: پڑھ سکتے ہیں۔

میں یہ رسالہ تو پانچ چھ مہینے پہلے مرتب کر چکا تھا، مگر ابھی ہمارے رفیق مولانا مفتی یوسف بن مفتی شبیر احمد صاحب زادہ اللہ علما وعملا کا مقالہ نظر سے گذرا کہ: ''اکابر علماء دیوبند کے نزدیک ضرورت کے وقت جمع بین الصلوتین جائز ہے یا نہیں؟'' اس میں موصوف نے ہمارے اسلاف کے کئی حوالے جواز پر نقل کئے ہیں۔

ان راتوں میں مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ کا عشاء کو جلدی پڑھنا

اس مقالہ کے آخر میں حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: میں نے کئی مرتبہ حضرت کو برطانیہ کے سفر میں ان ایام میں جب عشاء کا وقت نہیں ہوتا مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو ساتھ پڑھتے اور جمع کرتے ہوئے دیکھا۔ موصوف لکھتے ہیں:

''وقد رأیت شیخنا غیر مرة یجمع بین المغرب والعشاء فی بریطانیه فی الصیف' لفقدان وقت العشاء ، لان الفجر یطلع فی بعض أیام الصیف قبل غیبوبة الشفق''۔

''المجلس الاروبی للافتاء والبحوث'' کا فیصلہ

''المجلس الاروبی للافتاء والبحوث'' نے بھی اپنی تیسری مٹنگ جو کولون (جرمنی) میں مؤرخہ: ۱۹/۲۱/ مئی ۱۹۹۹ء، بروز بدھ' جمعرات' جمعہ منعقد ہوئی، اس میں متفقہ

طور پران ایام میں مغرب وعشاء کوجمع کرنے کے جواز کا فتوی دیا ہے:

''انتھی المجلس الی جواز الجمع بین ھاتین الصلوتین فی اروبا فی فترة الصیف حین یتأخر وقت العشاء الی منتصف اللیل أو تنعدم علامته کلیا ' دفعا للحرج المرفوع عن الامة بنص القرآن''۔

یورپ کی افتاء وبحوث کی مجلس: یورپ میں گرمیوں کے موسم میں جب عشاء کا وقت تاخیر سے آدھی رات کے قریب ہوتا ہے، یا شفق غائب نہ ہونے کی بناء پر وقت ہوتا ہی نہیں، ایسے حالات میں امت سے (بنص قرآن) حرج کوختم کرنے کے لئے دونوں نمازوں (مغرب وعشاء) کوایک وقت میں جمع کرنا جائز سمجھتی ہے۔

(مستفاد: برطانیہ واعلی عروض البلاد پرصبح صادق وشفق کی تحقیق ص ۲۶۶/۲۶۷۔ بیانات اورفتاوی جات ص ۱۱۵)

یادرہے اس مجلس کے صدر علامہ یوسف قرضاوی رحمہ اللہ تھے، اوراس کے ارکان میں حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی دامت برکاتہم بھی آخرتک رہے۔

مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی مدظلہ کی رائے

میں نے خود حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی دامت برکاتہم سے اس بارے میں سوال کیا کہ: آپ اس بحث میں شریک تھے؟ تو فرمایا: ہاں شریک تھا، مگر مجھے اس وقت یادنہیں کہ کیا تجویز طے پائی تھی، مگر میں ان ایام میں مغرب اورعشاء کوجمع کرنا جائز سمجھتا ہوں۔

مفتی زبیر بٹ صاحب مدظلہ کا عمل

میں نے اس موضوع پرایک جمعہ کو بیان کیا تو مولانا مفتی زبیر بٹ صاحب مدظلہ

(موصوف ماشاء اللہ صاحب ذوق عالم اور صاحب فتوی ہیں، حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے مخصوص تلامذہ میں ان کا شمار ہوتا ہے) کا فون آیا اور انہوں نے اس موضوع پر چند باتیں کیں، اورفرمایا: میں بھی ان راتوں میں مغرب وعشاء کو جمع کرتا ہوں۔

ائمہ احناف نے تقدیر کی وضاحت نہیں کی

جن راتوں میں عشاء کا وقت نہیں ہوتا ان میں تقدیر کی کیا صورتیں ہیں؟ تو ہمارے ائمہ احناف میں سے کسی نے اس کی کوئی خاص تقدیر کی وضاحت نہیں کی ہے، علامہ طحطاوی رحمہ اللہ ''درمختار'' کے حاشیہ میں تحریرفرماتے ہیں: ''**وانما ذكرت كلام الشافعية ، لان المصنف أختار التقدير ولم يبين معناه ، ولم أره لائمتنا**''۔

(حاشية الطحطاوی علی الدر المختار شرح تنوير الابصار ص۲۵ج۲، كتاب الصلوة۔مطبوعہ: دارالکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت مولانا مفتی اسماعیل صاحب کچھولوی دامت برکاتہم نے بھی اپنے فتاوی میں اس کوتحریرفرمایاہے۔(فتاوی دینیہ ص۳۵۲ج۱،سوال نمبر:۳۵۰)

ہاں حضرات شافعیہ رحمہم اللہ نے تقدیر کی چند صورتیں لکھی ہیں، غالبا اسی کے مطابق ہمارے یہاں علماء کی ایک جماعت نے تقدیری صورتیں بیان کی ہیں اوران صورتوں میں سے کسی ایک پران کا عمل ہے۔

بعض اہل علم کا اشکال کہ عشاء کوتاخیر سے پڑھنے میں احتیاط ہے

بعض اہل علم کا خیال ہے کہ نماز عشاء کوتاخیر سے پڑھنے میں احتیاط ہے، اورمغرب کے ساتھ جلدی پڑھنے میں شک وشبہ ہے، ان کی خدمت میں عرض ہے کہ: جلدی پڑھنے

اور جمع کرنے کا گر چہ احناف کا مسلک نہیں مگر دوسرے ائمہ کے یہاں جواز ہے، اور ان ایام میں ہمارے یہاں پونے گیارہ یا دس بج کر پچاس منٹ پر نماز عشاء ادا کی جارہی ہے، نمازیوں میں کچھ لوگ جمعیۃ العلماء کے متبع ہیں، اور جمعیۃ العلماء کے ٹائم ٹیبل میں عشاء کا وقت تاخیر سے شروع ہوتا ہے، مثلا: ویکفلڈ سینٹرل جامع مسجد کے ٹائم ٹیبل میں آج مؤرخہ: ۴/ جون ۲۰۲۳، بروز اتوار عشاء کا ابتدائی وقت: ۱۰/ بج کر: ۴۸/ منٹ ہے، اور ہمارے یہاں جمعیۃ کے متبعین پونے گیارہ پر عشاء کی نماز ادا کررہے ہیں۔ تو ظاہر ہے ان کی نماز تو نہیں ہوگی کہ وہ وقت سے پہلے پڑھ رہے ہیں، اگر وہ حضرات بھی ان ایام میں جمع کر لیتے اور مغرب وعشاء کو ساتھ پڑھ لیتے تو بعض ائمہ کے نزدیک ان کی نماز تو ادا ہو جاتی، یہ تو کسی کے نزدیک بھی نہیں ہورہی ہے۔

بعض ائمہ مثلا: امام اوزاعی، امام ابن مبارک، امام شافعی (کا قول جدید) اور امام مالک رحمہم اللہ کی ایک روایت کے مطابق مغرب کا وقت وضو، اقامت اور پانچ رکعت درمیانی (طور پر نہ زیادہ طویل نہ بہت مختصر) کی ادائیگی کے بقدر ہے، اس کے بعد عشاء کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔

”وذهب الاوزاعی وابن المبارک والشافعی فی قوله الجدید ومالک فی رواية : الى انه قدرُ ما يُصلّى خمس ركعات متوسّطات بوضوءٍ واذانٍ واقامةٍ فحسب، ويدخل وقت العشاء بعده“۔

(ناظورة الحق فی فرضية العشاء وان لم يغب الشفق ص ۳۳۰، مطلب : لا يجوز القطعی بالظنی مطبوعہ: اسطنبول)

صاحب ناظورة الحق نے علماء کے اس مسلک کے بارے میں کہ بعض ائمہ کے نزدیک

عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے سے پہلے ہی ہوجاتا ہے ایک واقعہ بھی نقل کیا ہے کہ:

شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ کا لوگوں کو شفق غائب ہونے سے پہلے عشاء پڑھنے کا منع نہ فرمانا

ظہیر الدین مرغینانی رحمہ اللہ جب فرغانہ سے بخارا آئے تو انہوں نے بخاری کے سست لوگوں کو نماز عشاء شفق غائب ہونے سے پہلے ہی پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہیں اس عمل سے روکنے کا ارادہ کیا، (مگر مناسب سمجھا کہ ابھی نہ روکوں، اور) شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ سے اس بارے میں مشورہ کیا، تو انہوں نے فرمایا: انہیں نہ روکو، اس لئے کہ آپ انہیں منع کریں گے تو کہیں ایسا نہ ہو وہ بالکل ہی نماز عشاء پڑھنا چھوڑ دیں، ابھی وہ وقت سے پہلے نماز عشاء پڑھ رہے ہیں یہ بعض ائمہ کے نزدیک تو جائز ہے۔

’’عن ظهير الدين المرغيناني فانّه لمّا قدم من فرغانَةَ رأى كُسالى بخارى يصلون العشاء قبل أن يغيب الشفق ، فأراد منعهم عن ذلک ، ثم لقِى شمسَ الائمة السّرخسى و شاوره فى ما قصده ، فقال : لا تفعل ، فانک ان منعتَهم عن ذلک تركوها بالكُلّية ، وامّا الآن فانّهم يُؤدّونها فى وقت يُجيزُه بعض الائمة‘‘۔

(ناظورة الحق فى فرضية العشاء وان لم يغب الشفق ص۳۷۸، مطلب : كسالى بخارى۔ مطبوعہ: اسطنبول)